34577-ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما، افضل اور زیادہ عالم ہیں یا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ

سوال

اگر ہم یہ چاہیں کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف میلان نہ رکھیں حالانکہ وہ صحابہ کرام میں سب سے اعلی اور افضل مرتبہ رکھتے ہیں، حدیث صرف ان کے مجاھد ہونے کے ناطے سے ہی تعریف نہیں کرتی بلکہ وہ اپنے علم اور فقہ کے اعتبار سے ایک مثالی شخص تھے۔

یہاں تک کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہمیشہ وہ مسائل علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کرتے تھے جو ان پر مشکل ہوتے اور ان کے جواب کا علم نہ ہوتا تو اس طرح وہ دونوں علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مرتبہ میں اعلی و افضل کیسے ہوئے؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سب لوگوں سے زیادہ عقل مند اور ذھین وفتین تھے، اور بہادری وشجاعت اور اقدام میں شہرت اور ید طولی رکھتے تھے، اور بچوں میں سب سے پہلے وہی تھے جو اسلام لائے اور پھر ھجرت سے پہلے تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مکہ سے نکلے تو علی رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنے پیچھے مکہ میں چھوڑا اور وہ اس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر شب بسری کرتے ہیں۔

اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کے منقاب وفضائل میں یہ بھی ثابت ہے کہ:

سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خیبر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

میں اس شخص کو جھنڈا دونگا جس کے ھاتھ پر اللہ تعالی فتح نصیب فرمائے گا، تو صحابہ کرام یہ سوچتے ہوئے اٹھے کہ یہ جھنڈا کسے دیا جائے گا، اور دوسرے دن سب آئے تو ہر ایک کی خواہش رکھتا تھا کہ جھنڈا اسے دیا جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی (رضی اللہ تعالی عنہ) کہاں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کا حکم دیا وہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں تھوک لگایا تو وہ اسی وقت ایسے ٹھیک ہوئيں کہ انہیں کچھ تھا ہی نہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2942) صحیح مسلم حدیث نمبر (2406)۔

جس طرح علی رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل ومناقب ہیں اسی طرح دوسرے صحابہ کرام کے بھی فضائل ومناقب ہیں، ذیل میں ہم چند ایک صحابہ کرم رضی اللہ تعالی عنہ کے بعض فضائل ومناقب کا ذکر کریں گے:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا:

بلاشبہ اللہ تعالی نے ایک بندے کو دنیا اور اپنے پاس جو کچھ ہے کا اختیار دیا تو اس نے جو اللہ تعالی کے پاس ہے اسے اختیار کرلیا۔

یہ بات سن کر ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ رونے لگے، میں نے دل میں کہا یہ بزرگ کیوں رو رہا ہے، بات تو صرف اتنی ہے کہ اللہ تعالی نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا یا اللہ تعالی کے پاس جو کچھ ہے اسے اختیار کرلے تو اس نے اللہ تعالی کے پاس جو کچھ تھا اسے اختیار کرلیا۔

تو وہ بندہ اور عبد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے ، اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے ۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے ابوبکر نہ روئیں ، بلاشبہ صحبت اور اپنے مال کے اعتبار سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر (رضی اللہ تعالی عنہ) ہیں ، اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (جگری دوست) بناتا تو ابوبکر رضی اللہ تعالی کو بناتا ، لیکن اسلامی اخوت اور مودت ہے ، مسجد میں جتنے بھی دروازے کھلے ہوئے ہیں انہیں بند کردیا جائے اور ابوبکر (رضی اللہ تعالی عنہ کا دروازہ کھلا رکھا جائے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (466) صحیح مسلم حدیث نمبر (2382) ۔

ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی ھجرت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے میں فضیلت ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہیں کروگے تو اللہ تعالی نے ان کی مدد اس وقت بھی کی تھی جب انہیں کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا ، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے ، تو اللہ تعالی نے اپنی طرف سے ان پر سکون نازل فرمایا اور ان کی ان لشکروں سے مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں ، اس نے کافروں کے کلمہ کو پست کردیا اور اللہ تعالی کا کلمہ ہی بلند و عزیز ہے اور اللہ تعالی ہی غالب حکمت والا ہے} التوبۃ (40) ۔

یہ بھی ثابت ہے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذات السلاسل میں بھیجا وہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا :

لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عائشہ (رضی اللہ تعالی عنہا) سے ، میں نے کہا کہ مردوں میں سے کون ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے والد (ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ) سے ، میں کہا کہ اس کے بعد پھر کون ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالی عنہ) اور بھی کئ آدمی گنے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3662) صحیح مسلم حدیث نمبر (2384) ۔

ابوبکر رضی اللہ کے مناقب میں سے یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام مرض الموت میں ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو نماز پڑھانے پر مامور کیا اور جس نے اس پر اعتراض کیا اس کے ساتھ سختی سے پیش آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ابوبکر (رضی اللہ تعالی عنہ) کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (683) صحیح مسلم حدیث نمبر (418) ۔

ان کے فضائل میں یہ بھی ثابت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنھم احد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ ہلنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے احد ثابت رہ اور سکون اختیار کر اس لیے کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شھیدوں کے علاوہ کوئی نہیں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3675) ۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے بھی بہت سے فضائل و مناقب ثابت ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے :

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں اور ان پر قمیصیں ہیں کسی کی قمیص اس کے سینہ تک اور کسی کی اس سے نیچے اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ پیش کیے گئے تو وہ اپنی قمیص کھینچ رہے تھے ، تو صحابہ کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی کیا تاویل کی ہے ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس کی تاویل دین کی ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (23) صحیح مسلم حدیث نمبر (2390) ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ بھی ثابت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(میں سویا ہوا تھا تو مجھے دودھ کا پیالہ دیا گیا میں نے یہ دودھ اتنا پیا کہ اس کی تری مجھے اپنے ناخنوں سے نکلتی نظر آنے لگی پھر میں نے اپنا یہ بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالی عنہ) کو دے دیا، صحابہ کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی تاویل کیا فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم) صحیح بخاری حدیث نمبر (82) صحیح مسلم حدیث نمبر (2391)۔

اوران کے فضائل ومناقب میں یہ بھی ثابت ہے کہ :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے کہ :

(تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے جن پر الہام ہوتا اوران کی زبان پر سچ جاری ہوتا تھا اوراگر ان لوگوں میں سے کوئی میری امت میں ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں) صحیح مسلم حدیث نمبر (2398)۔

اس کے علاوہ اور بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے فضائل اورمناقب پر دلائل موجود ہیں، مگر یہ کہ صحابہ کی ایک دوسرے پر فضیلت عقلا اور شرعا ثابت ہے اس میں کسی خواہش اور چاہت کا کوئی دخل نہیں بلکہ اس کا ثبوت شرع ہے جس طرح کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

{آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں اللہ تعالی ہی کے لیے پاکی ہے وہ ہر اس چیز سے بلند تر ہے جو وہ شرک کرتے ہیں}. القصص (68)۔

اب ہم ان شرعی دلائل کی طرف رجوع کرتے ہیں جن میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مراتب اورمنازل بیان ہوئے ہیں :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کے درمیان امتیاز کیا کرتے تھے تو ہم ابو بکر کو سب سے افضل اوران کے بعد عمر بن الخطاب پھر عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3655)۔

اورایک روایت میں ہے کہ :

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے برابر کسی کو بھی قرار نہیں دیتے تھے ان کے بعد عمر اوران کے بعد عثمان رضی اللہ تعالی عنہم پھر ہم باقی صحابہ روسول کو اسی طرح رہنے دیتے اوران میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3697)۔

یہ وہ سب صحابہ کی شہادت ہے جسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نقل کررہے ہیں ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سب سے افضل ان کے بعد عمر بن خطاب اوران کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہم افضل ہیں۔

اب ہم علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی اپنی ہی گواہی کی طرف آتے ہیں کہ سب سے افضل کون تھا :

محمد بن حنفیہ جو کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے صاحبزادے بھی ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ تو انہوں کہا کہ ابوبکر (رضی اللہ تعالی عنہ) میں کہا پھر کون؟ تو انہوں نے جواب میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لیا، میں نے اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں اب عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا ہی نہ کہہ دیں، میں نے کہا پھر آپ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا میں تو مسلمانوں کا ایک عام سا آدمی ہوں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3671)۔

علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے کہا : جو بھی میرے پاس لایا گیا اوراس نے مجھے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء لگاؤں گا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

علی رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ کوفہ کے منبر پر کہا کرتے تھے اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر اورافضل ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اوران کے بعد عمر رضی اللہ تعالی عنہ ۔

علی رضی اللہ تعالی عنہ سے اسے روایت کرنے والوں کی تعداد اسی (80) سے بھی متجاوز ہے اورامام بخاری وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے ، اوریہی وجہ ہے کہ پہلے دور کے سب کے سب شیعہ اس پر متفق تھے کہ سب سے افضل ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہیں ، جیسا کہ کئی ایک نے ذکر بھی کیا ہے ۔ منہاج السنۃ (308/1) ۔

ابوجحیفہ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ تعالی منبر پر چڑھے اوراللہ تعالی کی حمد وثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد کہنے لگے : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہتر اورافضل ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اوردوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں ، اورپھر یہ کہا کہ اللہ تبارک وتعالی جہاں پسند کرے بہتری اورخیر رکھتا ہے ۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے اسے اپنی مسند (839) میں روایت کیا ہے اورشیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کوقوی قرار دیا ہے ۔

یہ احادیث نبویہ اورآثار صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ سب کے سب اھل سنت کے عقیدہ جس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں پر دلالت کرتے ہیں کہ اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے صحابہ میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پھر ان کے بعد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اللہ تعالی سب صحابہ پر اپنی رحمتیں برسائے ۔

رہی یہ بات کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہر وقت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی مسائل پوچھتے رہتے تھے اورانہیں علم نہیں تھا ، تومطلقا اس میں کوئی بھی اثر ثابت نہیں ، بلکہ اس کا ثبوت ملتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تواس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے مسائل میں عالم کے علاوہ کسی اورکو حکم نہیں دیا ۔

اوراس کا ثبوت ملتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے پہلے سال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو حج کا امیر بنایا تھا ، تواس مقام پر بھی امیر وہی بن سکتا ہے جوان میں سے سب سے زیادہ عالم دین ہو ، بلکہ اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بعض مسائل میں کچھ احادیث توابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے سیکھی تھیں ۔

اسماء بن حکم فزاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا : میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی اللہ تعالی نے اس حدیث سے مجھے جو نفع دینا چاہا دیا ، اورجب صحابہ میں کوئی مجھے حدیث بیان کرتا تو میں اسے حلف کے بغیر تصدیق نہ کرتا جب وہ حلف اٹھاتا تو میں اسے کی تصدیق کرتا ، اوربلاشبہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اورابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے سچ بولا ، انہوں نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : جو شخص بھی کوئی گناہ کرنے کے بعد وضوء کرکے نماز پڑھتا اوراللہ تعالی سے استغفار کرتا ہے تواللہ تعالی اسے معاف کردیتا ہے ، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی :

.{اوروہ لوگ جنہوں نے فحش کام اوربرائی کرلی یا اپنے آپ پر ظلم کربیٹھے تواللہ تعالی کویاد کیا اوراپنے گناہوں کی بخشش طلب کی}. آیت کے آخر تک پڑھا ۔ سنن ترمذي حدیث نمبر (406) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) کے دل اور زبان پر حق جاری کیا ہوا ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (3682) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی (2908) صحیح کہا ہے ۔

اوراوپر سطور میں یہ بات بیان کی جاچکی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے بارہ میں فرمایا :

(تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے جن پر الہام ہوتا اوران کی زبان پر سچ جاری ہوتا تھا اوراگران لوگوں میں سے کوئ میری امت میں ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں)

توحاصل یہ ہوا کہ اھل سنت والجماعت جس پر جمع ہیں اوران کا اعتقاد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اوران کے بعد عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

کسی بھی معتبر مسلمان عالم دین نے یہ نہیں کہا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ ابوبکراور عمر رضی اللہ تعالی عنہما دونوں یا پھر صرف اکیلے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی افضل ہیں ، اوران کوافضل کہنے پر علماء سنت کے اجماع کا دعوی کرنے والا سب سے جھوٹا اوراجھل الناس ہے ۔

بلکہ کئ ایک علماء نے تواس پراجماع نقل کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے زیادہ علم رکھنے والے تھے ۔

اسے نقل کرنے والوں میں امام منصور بن عبدالجبار سمعانی المروذی جوکہ سلف میں سے اصحاب شافعی میں شمار ہوتے ہیں نے اپنی کتاب " تقویۃ الادلۃ علی الامام " میں ذکر کیا ہے کہ :

علماء سنت کا اس پراجماع ہے کہ بلاشبہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے زیادہ عالم تھے ، اورمجھے مشہور ائمہ میں سے کسی ایک کے بارہ میں بھی علم نہیں کہ انہوں اس میں کوئ جھگڑا یا اختلاف کیا ہو ، اوریہ ہوبھی کیسے سکتا ہے اسے لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ فتوی اور حکم دیا کرتے اورروکتے اورفیصلے کیا کرتے اورخطبہ ارشاد فرمایا کرتے ۔

جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ لوگوں کودعوت اسلام دینے کے لیے نکلتے اورجب دونوں نے ھجرت کی ، اورجنگ حنین کے موقع پراوراس کے علاوہ کئ ایک مواقع اس پرشاھد ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش اورانہیں اس پر کچھ نہیں کہا اورجوکچھ وہ کہتے اس پر رضا کا اظہار کیا اوریہ مرتبہ کسی اور صحابی کو نہیں ملا ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیروں میں صحابہ کرام میں سے اھل علم اورفقہ اوراصحاب الرائے شامل تھے ، اوران میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کومقدم کرتے تھے ، تویہی دوایسے صحابی تھے جوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں سب صحابہ کرام کے ہوتے ہوئے ان پر کلام میں مقدم ہوتے ۔

مثلا جب جنگ بدر میں قیدیوں کا مسئلہ پیش آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا توسب سے پہلے بات کرنے والے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہی تھے ، اسی طرح اور بھی کئ ایک واقعات ہیں ۔

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی علیہ وسلم اورصحابہ کرام سفر میں تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اگرقوم ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی بات مانے توکامیاب اورراہنمائ حاصل کرلیں گے) ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ثابت ہے کہ وہ کتاب اللہ میں سے یہ فتوی دیا کرتے اگر اس میں سے نہ ملتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اور اگر اس میں بھی نہ ملتا تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے قول سے فتوی دیا کرتے تھے اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کے اقوال سے نہیں دیتے تھے ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما حبر الامہ اور اپنے دور میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور صحابہ کرام میں سب سے زیادہ فقیہ ہونے کے باوجود ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے قول کو باقی سب صحابہ کے اقوال پر مقدم رکھتے تھے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے :

(اے اللہ تعالی اسے دین کی سمجھ اور انہیں تفسیر کا علم دے) ۔ دیکھیں مجموع الفتاوی (398/4) ۔

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں :

الفصل فی الملل والنحل (212/4) بل ضللت (ص 252) اور "الشیعۃ الامامیۃ الاثنی عشریۃ (ص 120) ۔

واللہ تعالی اعلم.